فرض نماز کے بعد پیشانی یا سر پر ہاتھ رکھنا۔۔۔

الحمد للہ وحدہ، والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ، اما بعد:

محترم قارئین! ہمارے بعض بھائی ایسے ہیں جو فرض نماز کے بعد ماتھے پر یا سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعاء پڑھتے ہیں: "بِسْمِ اللّٰهِ لَا إِلَهَ إِلا هُوَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، أَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحَزَنَ"۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ تو جوابا عرض کیا گیا کہ فلاں فلاں حدیث میں یہ عمل مروی ہے۔

میرے اسلامی بھائیو! آج میں اللہ کی توفیق وفضل وکرم سے آپ کی خدمت میں ان احادیث کی مفصل تحقیق پیش کر رہا ہوں جن کو ہمارے بھائی بطور دلیل پیش کرتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

مذکورہ روایت ایک (1) صحابی رسول اور ایک (1) تابعی سے (مرسلا) مروی ہے:

(1) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔

(2) حضرت عمرو بن قیس رحمہ اللہ۔

(1) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت:

آپ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت چار (4) طرق سے مروی ہے:

[پہلا طریق] امام احمد بن محمد الدینوری، المعروف بابن السنی رحمہ اللہ (المتوفی: 364ھ) فرماتے ہیں:

"أَخْبَرَنَا سَلْمُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَنْبَسَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، حَدَّثَنَا سَلَّامٌ الْمَدَائِنِيُّ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ مَسَحَ جَبْهَتَهُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ، اللَّهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحَزَنَ"۔

[ترجمہ] انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو اپنے داہنے ہاتھ سے اپنی پیشانی کو چھوتے پھر فرماتے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی حقیقی معبود نہیں ہے، وہ رحمن ورحیم ہے۔ اے اللہ! غم اور اندیشے مجھ سے دور کر دے۔

[تخریج] عمل الیوم واللیلة بتحقیق الشیخ الهلالی: 1/163، ح: 112 واللفظ له والمعجم الأوسط للطبرانی بتحقیق طارق وعبد المحسن: 3/66، ح: 2499 وحلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء لابی نعیم الاصبهانی: 2/301، الناشر: السعادة - بجوار محافظة مصر۔ ونتائج الافکار بتحقیق حمدی السلفی: 2/301 وغیرهم.

[حکم حدیث] اسنادہ ضعیف جدا (اس کی سند سخت ضعیف ہے)۔

- امام ابونعیم الاصبہانی رحمہ اللہ (المتوفی: 430ھ) فرماتے ہیں: "غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ تَفَرَّدَ بِهِ عَنْهُ زَيْدٌ الْعَمِّيُّ وَهُوَ أَبُو الْحَوَارِيِّ زَيْدُ بْنُ الْحَوَارِيِّ بَصْرِيٌّ فِيهِ لِينٌ" "معاویہ بن قرہ کی احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے، زید العمی روایت ہذا کو ان سے بیان کرنے میں منفرد ہے اور وہ ابوالحواری زید بن الحواری بصری ہے اور اس میں کمزوری ہے"۔ (حلیة الاولیاء)

- امام ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی: 852ھ) امام ابونعیم رحمہ اللہ کا تعاقب کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "اتفقوا علی ضعفه من قبل حفظه، وهو ممن وافقت کنیته اسم أبیه۔۔۔ وسکت أبو نعیم عن الراوي عنه وهو أضعف منه بکثیر وهو بتشدید اللام ویقال له: المدائني؛

كما وقع في رواية ابن السني، والحديث ضعيف جدًا بسببه "”اس کے حفظ میں کمزوری کی وجہ سے محدثین کا اس کے ضعف پر اتفاق ہے اور یہ ان لوگوں میں سے ہے جس کی کنیت اس کے باپ کے نام کے موافق ہے، امام ابونعیم رحمہ اللہ نے اس سے روایت کرنے والے راوی کے بارے میں کچھ نہیں کہا جبکہ وہ اس سے زیادہ ضعیف ہے اور وہ لام کے تشدید کے ساتھ ہے، اسے المدائنی کہا جاتا ہے جیسا کہ ابن السنی کی روایت میں واقع ہے اور اسی کی وجہ سے حدیث سخت ضعیف ہے“۔(نتائج الافکار)

[وجہ ضعف] روایت ہذا کی سند میں دو علتیں ہیں:

(1) سَلامُ بْنُ سَلْمٍ أَبُو سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيُّ الْمَدَائِنِيُّ الطَّوِيلُ: یہ متروک الحدیث راوی ہے۔

ائمہ کرام کے اقوال پیش خدمت ہیں:

امام ابوزکریا یحیی بن معین رحمہ اللہ (المتوفی:233ھ): ”ليس حديثه بشئ“ ”اس کی حدیث کچھ نہیں ہے“۔(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم بتحقیق المعلمی:4 /260،ت:1122 واسنادہ صحیح)

امام ابوعبداللہ محمد البخاری رحمہ اللہ (المتوفی:256ھ): ”تركوه“ ”محدثین نے اسے ترک کر دیا ہے“۔(التاریخ الکبیر بحواشی محمود خلیل :133/4،ت:2224)

امام محمد بن ادریس الرازی رحمہ اللہ (المتوفی:277ھ): ”ضعيف الحديث، تركوه“ ”ضعیف الحدیث ہے۔محدثین نے اسے ترک کر دیا ہے“۔(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم بتحقیق المعلمی:260/4،ت:1122)

امام ابوالحسن الدارقطنی رحمہ اللہ (المتوفی:385ھ): ”متروك“.(الضعفاء والمتروكون بتحقيق الدكتور عبد الرحيم:156/2،ت:263)

امام شمس الدین محمد بن احمد الذہبی رحمہ اللہ (المتوفی:748ھ):

(1)”تركوه“ ”محدثین نے اسے ترک کر دیا ہے“۔(ديوان الضعفاء بتحقيق حماد الأنصاري، ص:165،ت:1680)

(2)”مَتْرُوك“.(المغني في الضعفاء بتحقيق الدكتور نور الدين عتر، ص:270،ت:2496)

امام حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی:852ھ): ”متروك“.(تقريب التهذيب بتحقيق محمد عوامة، ص:261،ت:2702)

مزید اقوال کے لئے دیکھیں: تہذیب الکمال للمزی بتحقیق بشار عواد:277/12،ت:2654 وغیرہ۔

(2) زَيْدُ بْنُ الْحَوَارِيِّ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ: یہ ضعیف راوی ہے۔

ائمہ کرام کے اقوال پیش خدمت ہیں:

امام ابوعبداللہ محمد بن سعد البغدادی رحمہ اللہ (المتوفی:230ھ): ”وكان ضعيفًا في الحديث“ ”یہ حدیث میں ضعیف تھا“۔(الطبقات الکبری بتحقیق محمد عبد القادر:178/7،ت:3170)

امام ابوالحسن علی بن عبداللہ المدینی رحمہ اللہ (المتوفی:234ھ): ”كَانَ ضَعِيفا عندنَا“ ”یہ ہمارے نزدیک ضعیف تھا“۔(سؤالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لعلي بن المديني بتحقيق موفق عبد الله، ص:54،ت:15)

امام حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی:852ھ): ”ضعيف“.(تقريب التهذيب بتحقيق محمد عوامة، ص:223،ت:2131)

مزید اقوال کے لئے دیکھیں: تهذيب الكمال في أسماء الرجال للمزي بتحقيق بشار عواد:10/56،ت:2102وغيره.

[**تنبيه**] امام ابو القاسم الطبرانی رحمہ اللہ (المتوفی:360ھ) فرماتے ہیں: "لَمْ يَرْوِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ إِلَّا زِيدٌ، تَفَرَّدَ بِهِ سَلَّامٌ"

"اس حدیث کو معاویہ بن قرہ سے صرف زید العمی نے روایت کیا ہے اور سلام المدائنی روایت ہذا کو بیان کرنے میں منفرد ہے"۔

راقم باادب عرض کرتا ہے کہ سلام المدائنی روایت ہذا کو بیان کرنے میں منفرد نہیں ہے بلکہ اس کی متابعت کی گئی ہے۔

❁ عثمان بن فرقد نے سلام الطویل کی متابعت کی ہے لیکن وہ بھی ناقابل التفات ہے، تفصیل پیش خدمت ہے:

۞ امام ابوبکر احمد بن عمرو، المعروف بالبزار رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ الْخَضِرِ الْعَطَّارُ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ فَرْقَدٍ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ جَبْهَتَهُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى، وَيَقُولُ: بِسْمِ اللَّهِ لا إِلَهَ إِلا هُوَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، أَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحَزَنَ".

[**تخريج**] كشف الأستار عن زوائد البزار بتحقيق حبيب الرحمن الأعظمي:4/22،ح:3100.

[**حکم حدیث**] اسنادہ ضعیف جدا (اس کی سند سخت ضعیف ہے)۔

[**وجہ ضعف**] روایت ہذا کی سند میں دو علتیں ہیں:

(1) الْحَارِثُ بْنُ الْخَضِرِ الْعَطَّارُ: اس کی بابت جرح وتعدیل کا کوئی کلمہ مجھے نہیں مل سکا اور نہ ہی کسی ایسے شخص کو پاسکا جنہوں نے اس کا ترجمہ لکھا ہو لہذا یہ مجہول العین ہے۔

شیخ محفوظ الرحمن سلفی (محقق مسند البزار) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "لم اجد ترجمته" "میں اس کا ترجمہ نہیں پاسکا"۔ (مسند البزار بتحقيق الشيخ المذكور:1/60،ح:6)

(2) زَيْدُ بْنُ الْحَوَارِيِّ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ: یہ ضعیف راوی ہے جیسا کہ گزشتہ سطور میں گزر چکا ہے۔

[**دوسرا طریق**] امام ابو نعیم الاصبہانی رحمہ اللہ (المتوفی:430ھ) فرماتے ہیں:

"ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ الطِّهْرَانِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ يَزِيدَ الْجَصَّاصُ، ثنا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ رَزِينٍ مُصْطَفَى السُّلَمِيُّ، عَنْ جُلَاسِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ مَسَحَ جَبْهَتَهُ بِكَفِّهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ أَمَرَّهَا عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى يَأْتِيَ بِهَا عَلَى لِحْيَتِهِ وَيَقُولُ: بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ، اللَّهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّي الْغَمَّ وَالْحَزَنَ وَالْهَمَّ، اللَّهُمَّ بِحَمْدِكَ انْصَرَفْتُ وَبِذَنْبِي اعْتَرَفْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اقْتَرَفْتُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ بَلَاءِ الدُّنْيَا وَمِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ".

[**ترجمہ**] سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تو اپنی داہنی ہتھیلی سے اپنی پیشانی کو چھوتے، پھر وہیں سے اسے اپنے چہرے پر لاتے حتیٰ کہ اسے اپنی داڑھی پر لے آتے اور فرماتے: اللہ کے نام کے ساتھ جس کے علاوہ کوئی حقیقی معبود نہیں ہے جو پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے، رحمن ورحیم ہے، اے اللہ! غم اور اندیشے مجھ سے دور کردے۔ اے اللہ! میں تیری تعریف کرتا ہوں۔ اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں۔ جو گناہ میں نے کئے ہیں، ان کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دنیا کی مصیبتوں کی مشقت سے اور آخرت کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

[**تخریج**] تاريخ أصبهان بتحقيق سيد كسروي حسن:66/2۔

[**حکم حدیث**] اسنادہ ھالک.

[**وجہ ضعف**] روایت ہذا کی سند میں: "داود بن المحبر بن قحذم أبو سليمان البصري" ہے جو کہ متروک اور وضاع راوی ہے۔

ائمہ کرام کے اقوال پیش خدمت ہیں:

۞ امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ (المتوفی:241ھ): "شبه لا شئ، كان لا يدرى أي شئ الحديث" "یہ کچھ نہیں ہے۔حدیث کیا چیز ہے؟ یہ نہیں جانتا تھا"۔(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم بتحقیق المعلمی:424/3، ت:1931 واسنادہ صحیح)

۞ امام ابوالحسن علی بن عبداللہ المدینی البصری رحمہ اللہ (المتوفی:234ھ): "ذهب حديثه". (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم بتحقیق المعلمی :424/3، ت:1931 واسنادہ صحیح)

۞ امام ابوحاتم محمد بن ادریس الرازی رحمہ اللہ (المتوفی:277ھ): "غير ثقة، ذاهب الحديث، منكر الحديث". (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم بتحقیق المعلمی:424/3، ت:1931)

۞ امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (المتوفی:256ھ): "مُنكر الحديثِ". (التاریخ الکبیر بحواشی محمود خلیل:244/3، ت:837)

۞ امام ابوحاتم، المعروف بابن حبان رحمہ اللہ (المتوفی:354ھ): "وَكَانَ يضع الْحَدِيث عَلَى الثِّقَات ويروي عَن المجاهيل المقلوبات" "یہ ثقات پر حدیثیں گھڑتا تھا اور مجہولین سے مقلوب روایتیں بیان کرتا تھا"۔(المجروحین بتحقیق محمود إبراهيم:291/1، ت:326)

۞ امام ابوالحسن علی بن عمر البغدادی الدارقطنی رحمہ اللہ (المتوفی:385ھ): "يضع، بصري كان ببغداد، متروك" "یہ بصری ہے، حدیث گھڑتا تھا، بغداد میں رہتا تھا اور متروک ہے"۔(الضعفاء والمتروکون بتحقیق عبد الرحیم محمد القشقري:152/2، ت:206)

۞ امام شمس الدین محمد بن احمد الذہبی رحمہ اللہ (المتوفی:748ھ):

(1) "واه" "سخت ضعیف ہے"۔(المغني في الضعفاء بتحقيق الدكتور نور الدين:220/1، ت:2024)

(2) "تالف". (تلخيص كتاب الموضوعات بتحقيق أبو تميم ياسر، ص:280، ح:759)

۞ امام حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی:852ھ):

(1) "وهو كذاب" "یہ کذاب ہے"۔(التلخيص الحبير بتحقيق الدكتور محمد الثاني:3044/6)

(2) "وهو متروك". (المصدر السابق:515/2)

[**فائدہ**] مذکورہ سند میں اور بھی علتیں ہیں لیکن اسے نظر انداز کیا جا رہا ہے۔

[**تیسرا طریق**] بشر بن الحسین الہلالی نے کہا:

"حَدَّثَنِي الزُّبَيْرُ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْفَتَلَ مِنْ صَلاتِهِ مَسَحَ وَجْهَهُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لا إِلَهَ إِلا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ اللَّهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحَزَنَ".

[**تخریج**] نسخة الزبير بن عدي، ص:12، ح:11.

[حکم حدیث] اسنادہ موضوع (اس کی سند گھڑی ہوئی ہے)۔

[موضوع ہونے کی وجہ] زبیر بن عدی الہمدانی رحمہ اللہ کا شاگرد بشر بن الحسین الہلالی، سخت ضعیف راوی ہے۔ بعض ائمہ نے اسے متروک بھی کہا ہے۔ اس نے اپنے شیخ زبیر بن عدی رحمہ اللہ سے ایک نسخہ روایت کیا ہے جس کو ائمہ کرام نے باطل اور موضوع قرار دیا ہے۔

ائمہ کرام کے اقوال پیش خدمت ہیں:

۞ امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (المتوفی:256ھ): "فِيهِ نَظَرٌ". (التاریخ الکبیر بحواشی محمود خلیل:2/71، ت:1726)

۞ امام ابوحاتم محمد بن حبان البستی، المعروف بابن حبان رحمہ اللہ (المتوفی:354ھ):

(1) "يَرْوِي عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عدي بنسخة مَوْضُوعَة، مَا لكثير حَدِيث مِنْهَا أصل، يَرْوِيهَا عَن الزُّبَيْرِ عَن أَنَس شَبِيها بِمِائَة وَخمسين حَدِيثا، مسانيد كلهَا" "اس نے زبیر بن عدی سے ایک موضوع نسخہ روایت کیا ہے۔ ان میں سے اکثر و بیشتر احادیث کی کوئی اصل نہیں ہے۔ ان احادیث کو اس نے عن الزبیر، عن انس کے طریق سے روایت کیا ہے۔ وہ تقریبا ایک سو پچاس احادیث ہیں اور وہ سب کی سب مسند ہیں"۔ (المجروحین بتحقیق محمود إبراهيم:1/190، ت:134)

(2) "وكل ما في أخباره من المناكير فهي من جهة بشر بن الحسين الاصبهاني" "زبیر بن عدی رحمہ اللہ کی احادیث میں جو نکارت ہے وہ بشر الاصبہانی کی جانب سے ہے"۔ (مشاهير علماء الأمصار وأعلام فقهاء الأقطار بتحقيق مرزوق علی ابراهيم، ص:204، ت:992)

۞ امام ابواحمد بن عدي الجرجانی رحمہ اللہ (المتوفی:365ھ):

(1) "حدثنا ابن عفير بهذا الإسناد قريبا من مِئَة حَدِيثٍ مُسْنَدٍ، ولاَ يَصِحُّ مِنْهَا شيء" "ابن عفیر رحمہ اللہ نے اسی سند کے ساتھ ہم سے تقریبا سو (100) مسند حدیثیں بیان کی ہیں۔ ان میں ایک بھی صحیح نہیں ہے"۔

(2) "وَهَذِهِ النُّسْخَةُ الَّتِي ذَكَرْتُهَا وعَامَّةُ حَدِيثِهِ لَيْسَ بِالْمَحْفُوظِ" "اور وہ نسخہ جس کا میں نے تذکرہ کیا ہے۔ اس کی اکثر و بیشتر روایات محفوظ نہیں ہیں"۔

(3) "وَبِشْرٌ ضَعِيفٌ" "بشر ضعیف ہے"۔ (الكامل في ضعفاء الرجال بتحقيق عادل أحمد ورفقاه:2/163، ت:248)

۞ امام ابوالحسن علی بن عمر البغدادی الدارقطنی رحمہ اللہ (المتوفی:385ھ): "متروك عن الزبير بن عدى بواطيل وله عنه نسخة موضوعة" "متروک ہے۔ زبیر بن عدی رحمہ اللہ سے اس نے باطل روایتیں بیان کی ہیں، اس نے زبیر بن عدی رحمہ اللہ سے ایک موضوع نسخہ روایت کیا ہے"۔ (الضعفاء والمتروكون بتحقيق موفق عبدالله، ص159، ت:126)

۞ امام محمد الشیبانی، المعروف بابن قیسرانی رحمہ اللہ (المتوفی:507ھ): "ضَعِيف جدا" (ذخيرة الحفاظ بتحقيق الفريوائي:2/833، ح:1642)

۞ امام شمس الدین محمد بن احمد الذہبی رحمہ اللہ (المتوفی:748ھ):

(1) "واه" "سخت ضعیف ہے"۔ (المقتنى في سرد الكنى بتحقيق محمد صالح:2/49، ت:5412)

(2) "له عن الزبير بن عدي نسخة باطلة" "اس نے زبیر بن عدی رحمہ اللہ سے ایک باطل نسخہ روایت کیا ہے"۔ (ديوان الضعفاء بتحقيق حماد الأنصاري، ص:48، ت:587)

(3) "مُتَّهم". (تلخيص كتاب الموضوعات بتحقيق أبو تميم ياسر، ص:274، ح:733)

امام عبدالرحیم العراقی رحمہ اللہ (المتوفی:806ھ): "وَهُوَ ضَعِيفٌ جدا" "یہ سخت ضعیف ہے"۔ (المغني عن حمل الأسفار، ص:1255)

امام ابوالحسن علی بن ابوبکر الہیثمی رحمہ اللہ (المتوفی:807ھ): "وهو كذّاب" "یہ کذاب ہے"۔ (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد بتحقيق الدارانی :1/380، ح:198)

امام حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی:852ھ):

(1) "ضَعِيفٌ جِدًّا" "سخت ضعیف ہے"۔ (إتحاف المهرة:2/10، ح:1088)

(2) "وَهُوَ مَتْرُوك" "یہ متروک ہے"۔ (الدراية في تخريج أحاديث الهداية بتحقيق عبد الله هاشم:2/225، تحت الحديث:948)

اور روایت ہذا اسی نسخے سے ہے۔

[**چوتھا طریق**] امام ابوبکر احمد بن علی الخطیب البغدادی رحمہ اللہ (المتوفی:463ھ) فرماتے ہیں:

"أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْوَاعِظُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ بِمَكَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ سُلَيْمٍ أَبُو سَلَمَةَ، شَيْخٌ لَقِيتُهُ بِالْمَدَائِنِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ: كَانَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى (وَفَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ) مَسَحَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِهِ، وَيَقُولُ: "بِسْمِ اللهِ الَّذِي لا إِلَهَ غَيْرُهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ، اللَّهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحَزَنَ (ثَلَاثًا)".

[**ترجمہ**] سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز پڑھتے اور اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو اپنا داہنا ہاتھ اپنے سر پر رکھتے پھر تین بار یہ فرماتے کہ اللہ کے نام کے ساتھ جس کے علاوہ کوئی حقیقی معبود نہیں ہے، وہ رحمن و رحیم ہے، اے اللہ! غم اور اندیشے مجھ سے دور کر دے۔

[**تخریج**] تاريخ بغداد بتحقيق الدكتور بشار عواد:14/503، ت:6905 و اللفظ له و كتاب الدعاء للطبرانی بتحقيق مصطفى عبد القادر، ص:209، ح:658 والزيادة الاولى له و المعجم الأوسط للطبرانی بتحقيق طارق و عبد المحسن:3/289، ح:3178 و الكامل في ضعفاء الرجال بتحقيق عادل أحمد ورفقاءه:7/199، ت:1600 و الزيادة الثانية له و نتائج الافكار بتحقيق حمدی السلفی:2/302 و غيرهم.

[**حکم حدیث**] اسناده ضعيف جدا (اس کی سند سخت ضعیف ہے)۔

علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "وهذا اسند ضعيف جدا من أجل كثير هذا" "یہ سند اس کثیر کی وجہ سے سخت ضعیف ہے"۔ (سلسلة الأحاديث الضعيفة:2/114، ح:660)

[**وجہ ضعف**] روایت ہذا کی سند میں: "أَبُو سَلَمَةَ كَثِيرُ بْنُ سُلَيْمٍ الضَّبِّيُّ الْمَدَائِنِيُّ" ہے جو کہ سخت ضعیف، منکر الحدیث راوی ہے۔ بعض ائمہ نے اسے متروک الحدیث بھی کہا ہے۔

ائمہ کرام کے اقوال پیش خدمت ہیں:

امام یحیی بن معین رحمہ اللہ (المتوفی:233ھ):

(1) "ضعيف". (تاريخ ابن معين (رواية الدوري) بتحقيق أحمد محمد:4/122، ت:3489)

(2) "لا يكتب حديثه" "اس کی حدیث نہیں لکھی جائے گی"۔ (سؤالات أبي عبيد الآجري أبا داود بتحقيق البستوى:2/61، ت:1130)

امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (المتوفی:256ھ): "مُنكَرُ الحديثِ". (التاریخ الکبیر بحواشی محمود خلیل: 7/218، ت:951)

امام ابوزرعہ الرازی رحمہ اللہ (المتوفی:264ھ):

(1)"واهي الحديث". (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم بتحقیق المعلمی: 7/152، ت:846)

(2)"ضعيف الحديث". (أبو زرعة الرازي وجهوده في السنة النبوية: 2/544)

امام ابوداود السجستانی رحمہ اللہ (المتوفی:275ھ): "ضعيف". (سؤالات الآجري أبا داود بتحقیق عبد العلیم البستوی: 2/61، ت:1130)

امام ابوحاتم محمد بن ادریس الرازی رحمہ اللہ (المتوفی:277ھ): "ضعيف الحديث، منكر الحديث، لا يروى عن انس حديثا له اصل من رواية غيره" "یہ ضعیف الحدیث، منکر الحدیث ہے۔ اس نے انس رضی اللہ عنہ سے کوئی ایسی حدیث نہیں روایت کی ہے جس کی اصل دوسرے رواۃ سے بھی ہو"۔ (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم بتحقیق المعلمی: 7/152، ت:846)

امام احمد النسائی رحمہ اللہ (المتوفی:303ھ): "متروك الحديث". (الضعفاء والمتروكون بتحقیق محمود إبراهيم، ص:89، ت:509)

امام ابواحمد بن عدي الجرجانی رحمہ اللہ (المتوفی:365ھ): "وعامة ما يروى عن كثير بن سليم، عن أنس هو هذا الذي ذكرت ولم يبق له إلا الشيء اليسير وهذه الروايات، عن أنس عامتها غير محفوظة" "عام طور پر جو روایتیں عن کثیر، عن انس کے طریق سے مروی ہیں، وہ وہی ہیں جن کا ذکر میں نے کیا ہے اور اب تھوڑی سی روایتیں ہی باقی ہیں۔ ان روایتوں کا اکثر وبیشتر حصہ غیر محفوظ ہیں"۔ (الکامل في ضعفاء الرجال بتحقیق عادل أحمد ورفقاه: 7/200، ت:1600)

امام علی بن عمر البغدادی الدارقطنی رحمہ اللہ (المتوفی:385ھ): "ضعيف". (سؤالات السلمي بتحقیق فريق من الباحثين، ص:272، ت:312)

امام ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی رحمہ اللہ (المتوفی:458ھ) مذکورہ سند کے ساتھ ایک دوسری روایت بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: "وَهَذَا لَيسَ بِشَيءٍ، وَ... يَأْتِي بِمَا لَا يُتَابَعُ عَلَيهِ" "یہ حدیث کچھ نہیں ہے اور کثیر بن سلیم نے ایسی چیزیں روایت کی ہیں جن پر ان کی متابعت نہیں کی جاتی ہے"۔ (شعب الإيمان بتحقیق الدکتور عبد العلي: 8/8، ح:5424)

امام ابوالفضل محمد الشیبانی، المعروف بابن قیسرانی رحمہ اللہ (المتوفی:507ھ): "مَتْرُوك الحَدِيث". (ذخيرة الحفاظ بتحقیق عبد الرحمن الفريوائي: 3/1757، ح:3982)

امام حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی:852ھ):

(1)"ضعيف". (تقريب التهذيب بتحقیق محمد عوامة، ص:459، ت:5613)

(2)"ونقل تضعيف كثير عن كثيرٍ حتى يكاد يكون مثل سلاّم في الضعف أو أشد" "کثیر کی تضعیف زیادہ لوگوں سے نقل کی گئی ہے حتی کہ وہ ضعف میں سلام الطویل کے مثل ہو گیا ہے یا اس سے زیادہ"۔ (نتائج الافکار بتحقیق حمدی السلفی: 2/302)

مزید اقوال کے لئے دیکھیں: تهذيب الكمال للمزی بتحقیق بشار عواد: 24/118، ت:4943 وغیرہ۔

[تنبیہ] کثیر بن سلیم الضبی البصری ابوسلمہ المدائنی اور کثیر بن عبد اللہ الابلی السامی الناجی ابوہشام البصری، دونوں دو لوگ ہیں جیسا کہ امام دارقطنی، امام مزی اور امام ذہبی -رحمہم اللہ- وغیرہم نے کہا ہے لیکن بعض ائمہ نے دونوں کو ایک کر دیا ہے جو کہ صحیح نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

تفصیل کے لئے دیکھیں: (تهذيب الكمال للمزی بتحقيق بشار عواد: 24/118، ت: 4943و 24/121، ت: 4944و تعليقات الدارقطني على المجروحين لابن حبان بتحقيق خليل بن محمد، ص 224، ت: 291و تاريخ الإسلام بتحقيق بشار عواد: 4/484، ت: 330و غيرهم)

(2) حضرت عمرو بن قیس رحمہ اللہ کی روایت:

امام ابوالحسن اسلم بن سہل الواسطی رحمہ اللہ (المتوفی: 292ھ) فرماتے ہیں:

"ثنا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْوَاسِطِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلاتِهِ مَسَحَ جَبْهَتَهُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى، وَقَالَ: بِسْمِ اللهِ الَّذِي لا إِلَهَ إِلا هُوَ، عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، اللَّهُمَّ أذهب عني الهمّ والحزن".

[**تخریج**] تاريخ واسط بتحقيق كوركيس عواد، ص: 130.

[**حکم حدیث**] هذا حديث مرسل و اسناده ضعيف (یہ حدیث مرسل ہے اور اس کی سند ضعیف ہے)۔

علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "هذا إسناد ضعيف مرسل" "یہ سند ضعیف اور مرسل ہے"۔ (الضعيفة: 8/379، ح: 3904)

[**وجہ ضعف**] روایت ہذا کی سند میں دو علتیں ہیں:

(1) **عنبسہ بن عبدالواحد الواسطی: اس کا ترجمہ مجھے نہیں مل سکا۔**

علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "لم أجده" "میں اس کا ترجمہ نہیں پا سکا"۔ (الضعيفة: 8/379، ح: 3904)

(2) **عمرو بن قیس رحمہ اللہ: آپ تابعی ہیں اور ڈائریکٹ نبی کریم ﷺ سے روایت کر رہے ہیں لہذا روایت مرسل ہے۔**

[**خلاصة التحقيق**] فرض نماز کے بعد پیشانی یا سر پر ہاتھ رکھ کر مذکورہ دعاء پڑھنا، نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔

[**چند صحیح احادیث**] زیر بحث روایت کے بالمقابل چند صحیح روایتیں پیش خدمت ہیں:

(1) سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ: اللهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. قَالَ الْوَلِيدُ: فَقُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ: كَيْفَ الْاسْتِغْفَارُ؟ قَالَ: تَقُولُ: أَسْتَغْفِرُ اللهَ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ" "رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین (3) بار استغفار کرتے تھے اور (اس کے بعد) کہتے تھے کہ: اے اللہ! تو سلام ہے اور تیری ہی جانب سے سلامتی ہے۔ تو بابرکت ہے۔ اے بزرگی اور عزت والے۔۔

ولید رحمہ اللہ نے کہا: میں نے امام اوزاعی رحمہ اللہ سے پوچھا: نبی کریم ﷺ کیسے استغفار کرتے تھے؟ تو آپ نے کہا: استغفر اللہ، استغفر اللہ"۔ (صحيح مسلم: 591)

(2) سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ" "نبی کریم ﷺ جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیرتے تو فرماتے کہ: نہیں ہے کوئی (حقیقی) معبود سوائے اللہ واحد کے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اسی کے لئے

بادشاہت اور (ہر قسم کی) تعریف ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جو تو دینا چاہے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو نہ دے اسے کوئی دینے والا نہیں اور مالدار کو اس کی مالداری تیرے پاس فائدہ نہیں پہنچا سکتی ہے"۔ (صحیح مسلم:593)

(3) سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: "كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ" "رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعہ تہلیل کرتے تھے"۔ وہ کلمات یہ ہیں:

"لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ" "نہیں ہے کوئی (حقیقی) معبود سوائے اللہِ واحد کے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اسی کے لئے بادشاہت اور (ہر قسم کی) تعریف ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ برائیوں سے بچنا اور نیکی کا حصول، اللہ کی توفیق سے ہی ممکن ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی حقیقی معبود نہیں اور ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں اور اسی کے لئے نعمت و فضل اور اچھی تعریف ہے۔ اللہ کے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں۔ ہم اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہیں گرچہ کافر لوگ ناپسند کریں"۔ (صحیح مسلم:594)

ان کے علاوہ اور بھی کئی احادیث ہیں۔ تفصیل کے لئے دعاوں کی کتب کی طرف رجوع کریں۔۔۔۔

[**آخری بات**] بعض حضرات نے راقم کو بتایا کہ بعض لوگ سر پر ہاتھ رکھ کر: یا قوی۔۔ یا قوی۔۔ پڑھتے ہیں۔ وہ اس لئے کہ ان کا ذہن مضبوط اور اچھا ہو جائے گا۔

راقم باادب عرض کرتا ہے کہ اگر یہ بات صحیح ہے تو جان لیں نماز سے فارغ ہونے کے بعد مذکورہ عمل کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ، نہ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے اور نہ ہی کسی صحابی رسول ﷺ سے۔ اور جو ثابت ہے اسے اوپر ذکر کر دیا گیا ہے لہذا ہمیں چاہئے کہ جو ثابت ہے اس پر عمل کریں۔ واللہ ولی التوفیق.

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین.

حافظ اکبر علی اختر علی سلفی

صدر البلاغ اسلامک سینٹر

1439ھ-ربیع الاول-24

13-DEC-2017